سُوْرَہ صٓ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی پانچ رکوع اور اٹھاسی آیات ہیں

رکوع نمبر ۱　　آیات ۱ تا ۱۴　　وَمَالِیَ ۲۳ / ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ (١)
بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ (٢)
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ
فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ (٣)
وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ
وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ (٤)
اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ
هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ (٥)
وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا
عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ (٦)
مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ
هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ (٧)
ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۭ بَلْ
هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا
يَذُوْقُوْا عَذَابِ (٨)
اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ
الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ (٩)
اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ (١٠)
جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ (١١)

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
ص۔ قسم ہے قرآن کی جو نصیحت دینے والا ہے (کہ تم حق پر ہو) (١)
مگر جو لوگ کافر ہیں وہ غرور اور مخالفت میں ہیں (٢)
ہم نے اُن سے پہلے بہت سی اُمتوں کو ہلاک کر دیا تو وہ
(عذاب کے وقت) لگے فریاد کرنے اور وہ رہائی کا وقت نہیں تھا (٣)
اور اُنہوں نے تعجب کیا کہ اُن کے پاس اُن ہی میں سے ہدایت
کرنے والا آیا اور کافر کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر ہے جھوٹا (٤)
کیا اس نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود بنا دیا؟
یہ تو بڑی عجیب بات ہے (٥)
تو اُن میں جو معزز تھے وہ چل کھڑے ہوئے (اور بولے) کہ چلو اور اپنے معبودوں
کی پوجا پر قائم رہو۔ بیشک یہ ایسی بات ہے جس سے (تم پر شرف و فضیلت) مقصود ہے (٦)
یہ پچھلے مذہب میں ہم نے کبھی سُنی ہی نہیں۔ یہ بالکل بنائی
ہوئی بات ہے (٧)
کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت (کی کتاب) اُتری ہے؟
(نہیں) بلکہ یہ میری نصیحت کی کتاب سے شک میں ہیں۔
بلکہ اُنہوں نے ابھی میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا (٨)
کیا اُن کے پاس تمہارے پروردگار کی رحمت کے خزانے
ہیں جو غالب (اور) بہت عطا کرنے والا ہے (٩)
یا آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن میں ہے اُن (سب) پر اُن ہی کی
حکومت ہے۔ تو چاہیئے کہ رسیاں تان کر آسمانوں پر چڑھ جائیں (١٠)
یہاں شکست کھائے ہوئے گروہوں میں سے یہ بھی ایک لشکر ہے (١١)

ṢĀD—*Revealed at Makkah*

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Ṣād. By the renowned Qur'an,

2. Nay, but those who disbelieve are in false pride and schism.

3. How many a generation We destroyed before them, and they cried out when it was no longer the time for escape!

4. And they marvel that a warner from among themselves hath come unto them, and the disbelievers say: This is a wizard, a charlatan.

5. Maketh he the gods One God? Lo! that is an astounding thing.

6. The chiefs among them go about, exhorting: Go and be staunch to your gods! Lo! this is a thing designed.

7. We have not heard of this in later religion. This is naught but an invention.

8. Hath the reminder been revealed unto him (alone) among us? Nay, but they are in doubt concerning My reminder; nay but they have not yet tasted My doom.

9. Or are theirs the treasures of the mercy of thy Lord, the Mighty, the Bestower?

10. Or is the kingdom of the heavens and the earth and all that is between them theirs? Then let them ascend by ropes!

11. A defeated host are (all) the factions that are there.

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّعَادٌ وَّ
فِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ﴿١٢﴾

ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والا فرعون
(اور اس کی قوم کے لوگ) بھی جھٹلا چکے ہیں ﴿١٢﴾

12. The folk of Noah before them denied (their messenger) and (so did the tribe of) 'Aâd, and Pharaoh firmly planted.

وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَّأَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ۚ
أُولٰٓئِكَ الْأَحْزَابُ ﴿١٣﴾

اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن کے رہنے والے بھی.
یہی وہ گروہ ہیں ﴿١٣﴾

13. And (the tribe of) Thamûd, and the folk of Lot, and the dwellers in the wood[1]: these were the factions.

إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾

(ان) سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا تو میرا عذاب (ان پر) آ واقع ہوا ﴿١٤﴾

14. Not one of them but did deny the messengers, therefor My doom was justified.

اسرار و معارف

ص ۔ اور قسم ہے قرآن کی جو نصیحت سے بھرا ہے یعنی مضامین قرآن جو حق ہیں اور بندوں کی بہتری کے لیے ہیں وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ کفار کے پاس انکار کی کوئی دلیل نہیں بس محض تعصب ہے جس نے انہیں آپ کے مقابل لا کھڑا کیا ہے اور یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ ان سے پہلے بہت سی قومیں اسی جرم میں ہلاک کر دی گئیں وہ بھی انبیاء کے مقابل آئے تھے اور ماننے پہ تیار نہ تھے مگر جب اللہ کا عذاب آیا تو پھر بہت چیخے چلاّتے لیکن اس کا انہیں کوئی فائدہ نہ ہوا کہ خلاصی کا وقت گزر چکا تھا وہ بھی حیران ہوا کرتے تھے اور انہیں بھی اس بات پہ حیرت ہے کہ انہیں میں سے اسی شہر یا اسی برادری ہیں سے ایک بندہ اللہ کا رسول بن گیا بھلا اس میں ایسی کیا خاص بات تھی پھر انہیں معجزات مجبور کرتے تو کہہ دیتے کہ یہ تو جادو ہے اور رہا دعوئ نبوت تو اس میں یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے (معاذ اللہ) بھلا یہ کیا بات ہوئی کہ دنیا کے بے شمار کاموں کے لیے اور زمین و آسمان کی سلطنت کے لیے جہاں دنیا بھر کے لوگوں نے بے شمار معبود مان رکھے ہیں اور ان ہی کے سہارے زندہ ہیں یہ کہتا ہے کہ صرف ایک ہستی ایسی ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے یہ تو بہت ہی عجیب بات ہے اور ناقابلِ فہم بات ۔ ہے ان کے رؤسا بات سن کر چل دیتے ہیں اور دوسروں کو بھی کہتے ہیں چلو یہاں سے چلے جاؤ ان کی باتیں مت سنو اور اپنے معبودوں پر اپنے عقیدے پر جمے رہو کہ ان کی باتوں سے ایسے نظر آتا جیسے یہ سب ۔ لوگوں کو اپنے پیچھے لگا کر خود ریاست حاصل کرنے کی فکر میں ہیں کہ دنیا میں بے شمار اقوام گزری ہیں کہیں کسی قوم میں اس طرح کی بات نہیں سُنی گئی جس طرح کی بات یہ کہتے ہیں یہ محض انہوں نے خود گھڑ لی ہے۔ بھلا اگر نبوت ۔ ہی ملنا تھی تو ہم سب ۔ کو یعنی رؤسا کو چھوڑ کر اس شخص کو مل گئی یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ انکے خیال

میں سارے کمالات سرمایہ دار ہی میں ہوتے ہیں۔ بات یہ نہیں بلکہ انہیں خود میری بات ہی میں شک ہے اور وحی کو
درست ماننے پہ تیار نہیں۔ اس لیے انہوں نے ابھی عذابِ الٰہی کی تلخی نہیں چکھی اللہ نے مہلت دے رکھی ہے
تو اکڑ رہے ہیں انہیں یہ فیصلہ کرنے کا کیا حق ہے کہ نبی کون ہونا چاہیے آپ کا پروردگار جو بہت زبردست اور
بہت عطا کرنے والا کہ اپنی مرضی سے جسے چاہے جو دے حتیٰ کہ نبوت و رسالت بھی۔ اس کی رحمت کے خزانوں پہ یہ قابض ہیں کہ
اب یہ بانٹا کریں گے یا ارض و سما کے نظام اور سلطنت میں انہیں کوئی عمل دخل ہے کہ نبوت اسی نظام کو قائم رکھنے کا سبب ہے اگر ایسا ہے تو
چڑھ دوڑیں آسمانوں پر جب ایسی کوئی بات نہیں تو انہیں یہ کہنے کا اختیار بھی نہیں کہ نبوت کس کو اور کیوں مل گئی
ان کی تو ایسی حیثیت بھی نہیں جیسی طاقت اور شان و شوکت ان سے پہلے کفّار کے پاس تھی جو اسی جرم کی وجہ سے
تباہ و برباد ہو گئے۔ اسی طرح کفر اختیار کیا تھا قومِ نوح علیہ السلام نے اور قومِ عاد نے اور فرعون ہی کو لے لو جس کی
سلطنت کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی یا قومِ ثمود اور قومِ لُوط یا ایکہ کے لوگ یہ سب بڑی بڑی طاقتیں تھیں اور ان سب کا
جُرم یہی تھا کہ انہوں نے اللہ کے رسُولوں کی تکذیب کی اور اللہ کے عذاب میں گرفتار ہو کر برباد ہو گئے۔

رکوع نمبر ۲ — آیات ۱۵ تا ۲۶ — وَمَالِیَ ۲۳/۱۱

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً
مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ⑮
وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ
الْحِسَابِ ⑯
اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا
دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ⑰
اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ
وَالْاِشْرَاقِ ⑱
وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ⑲
وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ
الْخِطَابِ ⑳
وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا
الْمِحْرَابَ ㉑

اور یہ لوگ تو صرف ایک زور کی آواز کا جس میں (شروع
ہونے کے پیچھے) کچھ وقفہ نہیں ہوگا انتظار کرتے ہیں ⑮
اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہمارا حصّہ
حساب کے دن سے پہلے ہی دیدے ⑯
(اے پیغمبر) یہ جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور ہمارے بندے داؤد کو
یاد کرو جو صاحبِ قوت تھے (اور) بیشک وہ رجوع کرنیوالے تھے ⑰
ہم نے پہاڑوں کو اُن کے زیرِ فرمان کر دیا تھا کہ صبح و شام
اُن کے ساتھ (خدائے) پاک (کا) ذکر کرتے تھے ⑱
اور پرندوں کو بھی کہ جمع رہتے تھے سب اُنکے فرمانبردار تھے ⑲
اور ہم نے اُن کی بادشاہی کو مستحکم کیا اور اُن کو حکمت
عطا فرمائی اور (خصومت کی) بات کا فیصلہ (سکھایا) ⑳
بھلا تمہارے پاس اُن جھگڑنے والوں کی بھی خبر آئی ہے
جب وہ دیوار پھاند کر اندر داخل ہوئے ㉑

15. These wait for but one Shout, there will be no second thereto.

16. They say: Our Lord! Hasten on for us our fate before the Day of Reckoning.

17. Bear with what they say, and remember Our bondman David, lord of might. Lo! he was ever turning in repentance (toward Allah).

18. Lo! We subdued the hills to hymn the praises (of their Lord) with him at nightfall and sunrise.

19. And the birds assembled; all were turning unto him.

20. We made his kingdom strong and gave him wisdom and decisive speech.

21. And hath the story of the litigants come unto thee? How they climbed the wall into the royal chamber;

إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾

جس وقت وہ داؤد کے پاس آئے تو وہ اُن سے گھبرا گئے انہوں نے کہا کہ خوف نہ کیجئے۔ ہم دونوں کا ایک مقدمہ ہے کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہم میں انصاف سے فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی نہ کیجئے گا اور ہم کو سیدھا رستہ دکھا دیجئے (۲۲)

22. How they burst in upon David, and he was afraid of them. They said: Be not afraid! (We are) two litigants, one of whom hath wronged the other, therefor judge aright between us; be not unjust; and show us the fair way.

إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾

(کیفیت یہ ہے کہ) یہ میرا بھائی ہے اسکے (ہاں) ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے (پاس) ایک دُنبی ہے۔ یہ کہتا ہے کہ یہ بھی میرے حوالے کر دے اور گفتگو میں مجھ پر زبردستی کرتا ہے (۲۳)

23. Lo! this my brother hath ninety and nine ewes while I had one ewe; and he said: Entrust it to me, and he conquered me in speech.

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ﴿٢٤﴾ السجدة

اُنہوں نے کہا کہ یہ جو تیری دُنبی مانگتا ہے کہ اپنی دُنبیوں میں ملالے بے شک تم پر ظلم کرتا ہے۔ اور اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی ہی کیا کرتے ہیں۔ ہاں جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ اور داؤد نے خیال کیا کہ (اس واقعے سے) ہم نے اُنکو آزمایا ہے تو اُنہوں نے اپنے پروردگار سے مغفرت مانگی اور جھک کر گر پڑے اور (خدا کی طرف) رجوع کیا (۲۴)

24. (David) said: He hath wronged thee in demanding thine ewe in addition to his ewes, and lo! many partners oppress one another, save such as believe and do good works, and they are few. And David guessed that We had tried him, and he sought forgiveness of his Lord, and he bowed himself and fell down prostrate and repented.

فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٢٥﴾

تو ہم نے اُن کو بخش دیا۔ اور بے شک اُن کے لئے ہمارے ہاں قُرب اور عمدہ مقام ہے (۲۵)

25. So We forgave him that; and lo! he had access to Our presence and a happy journey's end.

يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾

اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں میں انصاف کے فیصلے کیا کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں خدا کے رستے سے بھٹکا دے گی۔ جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں اُن کیلئے سخت عذاب (تیار) ہے کہ اُنہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا (۲۶)

26. (And it was said unto him): O David, Lo! We have set thee as a viceroy in the earth; therefor judge aright between mankind, and follow not desire that it beguile thee from the way of Allah. Lo! those who wander from the way of Allah have an awful doom, forasmuch as they forgot the Day of Reckoning.

اسرار و معارف

انہیں صرف سورِ اسرافیل کی چنگھاڑ کا انتظار ہے یعنی یہ اپنے جرم کے باعث تباہی کا انتظار کر رہے ہیں کہ ایسی چنگھاڑ واقع ہوگی جس میں کوئی وقفہ بھی نہ ہوگا کہ گستاخی میں اس حد تک بڑھ گئے ہیں کہتے ہیں اگر قیامت ہے اور اس روز عذاب ہوگا تو ہمارے حصے کا ہمیں ابھی دے دیا جائے آپؐ ان کی باتوں پہ صبر کیجیے اور اللہ کے بندے

داؤد علیہ السلام کی بات یاد کیجیے کہ اللہ نے انہیں کس قدر قوت عطا کر دی تھی اور وہ بہت عبادت کرنے والے تھے ہم نے ان کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا جو صبح و شام ان کے ساتھ ذکر کرتے تھے اور اڑتے پرندے تک ان کے پاس ذکر میں جمع ہو جاتے تھے۔

اجتماعی ذکر

یوں تو کائنات کی ہر شے اللہ کا ذکر کرتی ہے یہاں بطورِ خاص اور داؤد علیہ السلام کے معجزہ کے طور پر ارشاد ہے کہ پہاڑ اور پرندے تک ان کے ساتھ صبح و شام ذکر میں شریک ہوتے تھے کہ اجتماعی ذکر اور کسی خاص طریقے سے مل کر ذکر کرنے کی لذت بھی اپنی ہے اور فوائد بھی بہت زیادہ مرتب ہوتے ہیں ہر ذاکر پر اس کی الگ کیفیت، وارد ہو کر پھر سب پر تقسیم ہونے لگتی ہیں اور یوں انوکھی فرحت بھی نصیب ہوتی ہے اور ترقی درجات بھی۔

ہم نے انہیں ایک بہت مضبوط سلطنت عطا فرما دی تھی اور جرأتِ خطاب بھی عطا کی تھی کہ بے مثال خطیب بھی تھے۔ یہ سب ارشاد ہو رہا ہے کہ آپ کو اس سے بڑھ کر نعمتیں عطا ہوئی ہیں تو سلطنت بھی اس سے بہت بڑی حاصل ہو گی لہٰذا آپ ان کی پرواہ نہ کیجیے۔ اللہ قادر ہے اور داؤد علیہ السلام کے پاس بھی کچھ لوگ دعوےٰ لے کر ان کے خلوت کدہ میں جہاں وہ عبادت کیا کرتے تھے دیوار پھاند کر پہنچ گئے حالانکہ ایک مضبوط سلطنت کے مالک کی خلوت گاہ اور باہر کڑے پہرے تھے حضرت داؤد یہ دیکھ کر پریشان ہو گئے تو انہوں نے کہا آپ گھبرائیں نہیں ہم نہ آپ کے دشمن ہیں نہ کسی نقصان پہنچانے کے ارادے سے آئے ہیں ہاں ایک مقدمہ ہے جس میں آپ کا فیصلہ چاہیے اور آپ سے بھی اُمید ہے کہ بات انصاف کی کریں گے بے انصافی نہ ہو گی۔ بات یہ ہے کہ میرا یہ بھائی جو ننانوے بھیڑوں کا مالک ہے مجھ سے ایک بھیڑ مانگ رہا ہے جبکہ میرے پاس صرف یہی ایک بھیڑ ہے اور باتوں باتوں میں مجھ پر دباؤ ڈالتا ہے۔

زبردستی کا چندہ

یہاں معارف القرآن میں مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ کسی کا مال دباؤ ڈال کر لینے سے جائز نہیں ہو جاتا خصوصاً چندہ کرنے والے جب کسی کو زچ کر کے چندہ وصول کریں تو وہ جائز نہ ہو گا وہی جائز ہے جو خوش دلی سے دیا جائے تو آپ نے فرمایا یہ تو بہت زیادتی ہے کہ یہ تجھ سے ایک بھیڑ بھی چھیننا چاہ رہا ہے اور لوگوں میں جب شراکت کا معاملہ آئے تو اکثر زیادتی کر جاتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایماندار اور نیک ہوں جو کہ عموماً کم لوگ ہوتے ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ

یہاں بعض تفاسیر میں عجیب وغریب قصہ درج ہے کہ حضرت کی ننانوے بیویاں تھیں اور کسی اوریا نام سردار کی ایک بیوی تو آپ نے اسے قتل کرواکر چھین لی وغیرہ۔ یہ سب اسرائیلیات ہیں جن کا قرآن سے کوئی تعلق نہیں۔ ایسی کوئی بات حدیث شریف میں بھی بیان نہیں ہوئی۔ بے غبار بات یہ ہے کہ اللہ نے اس کڑے پہرے میں بندے بھیج کر بتا دیا کہ حکومت وسلطنت بھی اللہ کے مقابلے میں کسی کو روک نہیں سکتی۔ نیز غریب رعایا پر اقتدار واختیار ہو تو سلطان یا طاقت ور کو زیادتی کرنا زیب نہیں دیتا۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ نے ایسا کیا ہو مقصد راہنمائی ہے۔

چنانچہ آپ نے بات سمجھ لی کہ یہ اللہ کی طرف سے آزمائش تھی چنانچہ اللہ سے بخشش کے طالب ہوئے کہ اگر کوئی ایسا خیال بھی گزرا ہو تو معافی کا طالب ہوں اور فوراً رکوع میں جھک گئے اور اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے اور ہم نے انہیں معاف کر دیا اور بخش دیا کہ وہ ہمارے نبی تھے ان کا ہمارے نزدیک بہت بڑا مقام ومرتبہ تھا چنانچہ ارشاد ہوا کہ اے داؤد یہ شان وشوکت اور سلطنت تجھے ہم نے دی ہے اور لوگوں پر آپ ہمارے نائب اور خلیفہ ہیں لہٰذا اپنی پسند سے حکومت نہ کیجیے گا بلکہ ہمارے حکم کے مطابق لوگوں سے سلوک کیجیے گا کہ انسان کی ذاتی رائے اور پسند تو اس کو غلط راستے پر لے جا سکتی ہے اور جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں انہیں بہت شدید عذاب سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور گمراہی کا اثر یہ ہوتا ہے کہ دنیا میں پوری طرح ڈوب جاتے ہیں حتّٰی کہ انہیں آخرت اور یومِ حساب یاد تک نہیں رہتا۔

رکوع نمبر ۳ آیات ۲۷ تا ۴۰ وما لی ۲۳/۱۲

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾	اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کائنات اُن میں ہے اس کو خالی از مصلحت نہیں پیدا کیا۔ یہ اُن کا گمان ہے جو کافر ہیں سو کافروں کے لئے دوزخ کا عذاب ہے ﴿۲۷﴾	27. And We created not the heaven and the earth and all that is between them in vain. That is the opinion of those who disbelieve. And woe unto those who disbelieve in the Fire!
اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۖ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾	جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے۔ کیا اُن کو ہم اُن کی طرح کر دیں گے جو ملک میں فساد کرتے ہیں۔ یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کر دیں گے ﴿۲۸﴾	28. Shall We treat those who believe and do good works as those who spread corruption in the earth; or shall We treat the pious as the wicked?

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا
اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ (۲۹)
وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ
اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ؕ (۳۰)
اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ
الْجِيَادُ ۙ (۳۱)
فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ
ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ٚ (۳۲)
رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًاۢ بِالسُّوْقِ وَ
الْاَعْنَاقِ (۳۳)
وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ
جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ (۳۴)
قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا
يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ
الْوَهَّابُ (۳۵)
فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً
حَيْثُ اَصَابَ ۙ (۳۶)
وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۙ (۳۷)
وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ (۳۸)
هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ
حِسَابٍ (۳۹)
وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ (۴۰) ع ۱۲

(یہ) کتاب جو ہم نے تم پر نازل کی ہے بابرکت ہے تاکہ لوگ
اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ اہل عقل نصیحت پکڑیں (۲۹)
اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کئے۔ بہت خوب بندے
(تھے اور) وہ (خدا کی طرف) رجوع کرنے والے تھے (۳۰)
جب اُن کے سامنے شام کو خاصے کے گھوڑے
پیش کئے گئے (۳۱)
تو کہنے لگے کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد سے (غافل ہو کر)
مال کی محبت اختیار کی۔ یہاں تک کہ (آفتاب) پردے میں چھپ گیا (۳۲)
(بولے کہ) اُن کو میرے پاس واپس لاؤ۔ پھر اُنکی ٹانگوں
اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے (۳۳)
اور ہم نے سلیمان کی آزمائش کی اور اُن کے تخت پر ایک
دھڑ ڈال دیا پھر اُنہوں نے (خدا کی طرف) رجوع کیا (۳۴)
(اور) دعا کی کہ اے پروردگار مجھے مغفرت کر اور مجھ کو ایسی
بادشاہی عطا کر کہ میرے بعد کسی کو شایاں نہ ہو بیشک
تو بڑا عطا فرمانے والا ہے (۳۵)
پھر ہم نے ہوا کو اُن کے زیر فرمان کر دیا کہ جہاں
وہ پہنچنا چاہتے اُن کے حکم سے نرم نرم چلنے لگتی (۳۶)
اور دیووں کو بھی (انکے زیر فرمان کیا) سب عمارتیں بنانے والے اور غوطہ مارنے والے (۳۷)
اور اوروں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے (۳۸)
(ہم نے کہا) یہ ہماری بخشش ہے (چاہو تو) احسان کرو یا
(چاہو تو) رکھ چھوڑو (تم سے) کچھ حساب نہیں ہے (۳۹)
اور بے شک اُن کے لئے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے (۴۰)

29. (This is) a Scripture that We have revealed unto thee, full of blessing that they may ponder its revelations, and that men of understanding may reflect.
30. And We bestowed on David, Solomon. How excellent a slave! Lo! he was ever turning in repentance (toward Allah).
31. When there were shown to him at eventide light-footed coursers
32. And he said: Lo! I have preferred the good things (of the world) to the remembrance of my Lord, till they were taken out of sight behind the curtain.
33. (Then he said): Bring them back to me, and fell to slashing (with his sword their) legs and necks.
34. And verily We tried Solomon, and set upon his throne a (mere) body. Then did he repent.
35. He said: My Lord! Forgive me and bestow on me sovereignty such as shall not belong to any after me. Lo! Thou art the Bestower.
36. So We made the wind subservient unto him, setting fair by his command whithersoever he intended.
37. And the unruly, every builder and diver (made We subservient)
38. And others linked together in chains.
39. (Saying): This is Our gift, so bestow thou, or withhold, without reckoning.
40. And lo! he hath favour with Us, and a happy journey's end.

اسرار و معارف

مگر یہ ارض و سما یہ کائنات اس کا ایک مربوط نظام اور ہر کام کے کسی نہ کسی نتیجے کا اظہار خود اس بات پہ دلالت
کرتا ہے کہ اتنا بڑا کام بھی ہرگز بے مقصد اور فضول نہیں ہو سکتا اس سارے نظام میں بھی ہر ایک کا ایک کردار

ہے جس کا نتیجہ ہونا چاہیے یہ تو کفار کو وہم ہو چلا ہے کہ بس یہی دنیا ہے اور اگر یہاں مال و دولت یا اقتدار مل گیا تو بات بن گئی مگر انہیں اصل ارمان تب محسوس ہوگا جب انہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آگ میں داخل ہونا پڑے گا دنیا کے نظام میں بھی غلط طریقے سے کوئی کام درست نہیں ہوتا تو بھلا کیا ہم غلط کار اور بدکار کو ایک صحیح العقیدہ مؤمن اور نیک شخص کے برابر شمار کریں گے یا اپنے محبوب بندوں کو بدکاروں کے برابر جانیں گے ہرگز نہیں اور اس بارے میں کسی کو غلط فہمی کا شکار نہ ہونا چاہیے کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرما دی جو برکات کا خزانہ ہے کہ اس کے ارشادات میں غور کریں مگر غور و فکر سے نتائج حاصل کرنے کے لیے تو عقل و شعور کی ضرورت ہے لہٰذا جن کی عقل سلامت ہے اور گناہوں سے تاریک نہیں ہو گئی وہ لوگ ہی بات سمجھ پائیں گے۔

ہم نے داؤد علیہ السلام پر مزید احسان فرماتے ہوئے اسے سلیمان علیہ السّلام جیسا فرزند عطا فرمایا کیا ہی خوبصورت بندہ تھا اور بہت ہی زیادہ اللہ کی اطاعت کرنے والے تھے بلکہ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اللہ کی بارگاہ میں حضوری کے طالب تھے یہاں تک کہ ایک شام بہت ہی اچھے اور خوبصورت گھوڑے شاہی معائنہ کے لیے آپ کی خدمت میں پیش کیے گئے اور آپ نے تادیران کا معائنہ فرمایا اور جب فارغ ہوئے تو فرمایا میں نے اتنی دیر خوبصورت گھوڑوں کو دیکھنے میں صرف کر دی اور اللہ کی یاد جو اس کی بارگاہ میں حضوری کا سبب تھی اس سے اتنی دیر الگ رہا کہ سورج ڈوب گیا ہے سب گھوڑوں کو دوبارہ لایا جائے چنانچہ آپ نے اپنے ہاتھ سے سب کو ذبح کر دیا اور بطورِ قربانی اللہ کے نام پر ان کی گردنیں کاٹ دیں گویا عبادت یا اذکار کا معمول چھوٹ جائے تو بطور کفارہ صدقہ دینا یا نوافل ادا کرنا یا کوئی بھی ایسا کام بطورِ کفارہ جس کی شرعاً اجازت ہو بہت مستحسن بھی ہے اور آئندہ کے لیے تنبیہ کا کام بھی کرتا ہے۔ پھر ہم نے انہیں ایک اور آزمائش میں ڈالا کہ تخت پر ایک دھڑ لا ڈالا۔ اس کی کوئی تفسیر حدیث شریف میں مذکور نہیں اور نہ ہی قرآن نے اس کی وضاحت فرمائی ہے مفسرین کرام نے کئی واقعات نقل فرمائے ہیں مگر مضمون قرآن اس پہ دلالت کرتا ہے کہ تخت پر ڈالنے سے مراد کسی نااہل کا ان کے تخت پر قابض ہو جانا ہی ہو سکتا ہے اور یہ بہت بڑا امتحان تھا کہ اتنی بڑی

صالح اولاد اللہ کا انعام ہے

عبادت اور اذکار حضوری کا سبب ہیں چھوٹ جائیں تو کفارہ دینا بہتر ہے

سلطنت کا یوں چھن جانا معمولی بات نہ تھی مگر آپ اللہ کے نبی اور محبوب تھے آزردہ خاطر ہونے کی بجائے
مزید اللہ کی طرف رجوع ہو گئے کہ حکومت و سلطنت تو مقصد نہ تھا مقصد اللہ کی رضا سے تھا جو بہرحال
حاصل تھی چنانچہ وہ بات ٹل گئی تو آپؑ نے دعا کی بارِ الٰہا مجھے معاف فرما کہ میں ہمیشہ تیری رضا کا طالب
ہی رہوں مگر اپنے احکام کے نفاذ کے لیے مجھے اتنی عظیم اور بے مثل سلطنت اور طاقتور حکومت عطا فرما کہ میرے
بعد کوئی ایسی حکومت کا تصور بھی نہ کر سکے

اقامتِ دین کے لیے حصولِ اقتدار کی دعا اور کوشش

کہ تو سب کچھ عطا کر سکتا ہے یعنی بہت ہی
عظیم الشان حکومت کہ تصورِ انسانی بھی اسے نہ پا سکے کہ ایسا بھی ہوتا ہے یہ ثابت ہوا کہ اقتدار فی نفسہٖ تو اچھی چیز
نہیں لیکن اقامتِ دین مقصد ہو تو اس کا حصول بھی تکمیلِ مقصد کے لیے ضروری اور مستحسن ہے۔

چنانچہ ہم نے انہیں روئے زمین کی ہر شئے پر حکومت بخش دی کہ ہوا تک ان کے تابع فرمان ہو گئی اور
جہاں تشریف لے جانا چاہتے مزے مزے سے لاؤ لشکر سمیت اڑا کر لے جاتی۔

اور سارے جنات تک ان کے تابع کر دیئے کوئی عمارتیں بناتے اور کوئی سمندروں کی تہہ سے جواہرات
اور موتی نکال کر لاتے غرض ہر طرح کی خدمت کرتے جو اطاعت میں کوتاہی کرتے آپ انہیں سزا دیتے اور زنجیروں
میں جکڑ دیتے تھے۔ اور فرمایا یہ ہماری عطا ہے اور ہم نے آپ کو اس ساری سلطنت کا مالک بنا دیا ہے کسی کو
عطا کریں یا نہ اب آپ کے اختیار میں ہے اور اصل مرتبہ کا اظہار تو ہمارے پاس آ کر ہو گا کہ ہمارے نزدیک ان کا
کتنا بڑا مرتبہ ہے اور انہیں کتنا خوبصورت انجام نصیب ہو گا۔

رکوع نمبر ۴ آیات ۴۱ تا ۶۴ وَمَالِیَ ۲۳/۱۳

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ
اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝۴۱
اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ
وَّشَرَابٌ ۝۴۲
وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً
مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۝۴۳

اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے رب
کو پکارا کہ بارالہا شیطان نے مجھ کو ایذا اور تکلیف دے رکھی ہے ۝۴۱
(ہم نے کہا کہ زمین پر) لات مارو (دیکھو) یہ (چشمہ نکل آیا)
نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو (شیریں) ۝۴۲
اور ہم نے ان کو اہل (و عیال) اور ان کے ساتھ ان کے برابر اور بخشے
(یہ) ہماری طرف سے رحمت اور عقل والوں کیلئے نصیحت تھی ۝۴۳

41. And make mention (O Muhammad) of Our bondman Job, when he cried unto his Lord (saying): Lo! the devil doth afflict me with distress and torment.

42. (And it was said unto him): Strike the ground with thy foot. This (spring) is a cool bath and a refreshing drink.

43. And We bestowed on him (again) his household and therewith the like thereof, a mercy from Us, and a memorial for men of understanding.

44. And (it was said unto him): Take in thine hand a branch and smite therewith, and break not thine oath. Lo! We found him steadfast, how excellent a slave! Lo! he was ever turning in repentance (to his Lord).

45. And make mention of Our bondmen, Abraham, Isaac and Jacob, men of parts and vision.

46. Lo! We purified them with a pure thought, remembrance of the Home (of the Hereafter).

47. Lo! in Our sight they are verily of the elect, the excellent.

48. And make mention of Ishmael and Elisha and Dhū'l-Kifl.[3] All are of the chosen.

49. This is a reminder. And lo! for those who ward off (evil) is a happy journey's end:

50. Gardens of Eden, whereof the gates are opened for them.

51. Wherein, reclining, they call for plenteous fruit and cool drink (that is) therein.

52. And with them are those of modest gaze, companions.

53. This it is that ye are promised for the Day of Reckoning.

54. Lo! this in truth is Our provision, which will never waste away.

55. This (is for the righteous). And lo! for the transgressors there will be an evil journey's end.

56. Hell, where they will burn, and evil resting place.

57. Here is a boiling and an ice-cold draught, so let them taste it.

58. And other (torment) of the kind in pairs (the two extremes)!

59. Here is an army rushing blindly with you. (Those who are already in the fire say): No word of welcome for them. Lo! they will roast at the Fire.

60. They say: Nay, but you (misleaders), for you there is no word of welcome. Ye prepared this for us (by your misleading). Now hapless is the plight.

61. They say: Our Lord! Whoever did prepare this for us, oh, give him double portion of the Fire!

62. And they say: What aileth us that we behold not men whom we were wont to count among the wicked!

63. Did we take them (wrongly) for a laughing-stock, or have our eyes missed them?

اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو۔ بےشک ہم نے
انکو ثابت قدم پایا۔ بہت خوب بندے تھے بےشک وہ رجوع کرنے والے تھے ﴿۴۴﴾
اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد
کرو جو قوت والے اور صاحبِ نظر تھے ﴿۴۵﴾
ہم نے انکو ایک (صفت) خاص (آخرت کے) گھر کی یاد سے ممتاز کیا تھا ﴿۴۶﴾
اور وہ ہمارے نزدیک منتخب اور نیک لوگوں میں سے تھے ﴿۴۷﴾
اور اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو یاد کرو۔ وہ سب
نیک لوگوں میں سے تھے ﴿۴۸﴾
یہ نصیحت ہے۔ اور پرہیزگاروں کیلئے تو عمدہ مقام ہے ﴿۴۹﴾
ہمیشہ رہنے کے باغ جنکے دروازے انکے لئے کھلے ہونگے ﴿۵۰﴾
اُن میں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور (کھانے پینے کے
لئے) بہت سے میوے اور شراب منگاتے رہیں گے ﴿۵۱﴾
اور انکے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی (اور) ہم عمر عورتیں ہونگی ﴿۵۲﴾
یہ وہ چیزیں ہیں جنکا حساب کے دن کیلئے تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ﴿۵۳﴾
یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا ﴿۵۴﴾
یہ (نعمتیں تو فرمانبرداروں کیلئے ہیں) اور سرکشوں کیلئے بُرا ٹھکانا ہے ﴿۵۵﴾
(یعنی) دوزخ جس میں وہ داخل ہونگے اور وہ بُری آرامگاہ ہے ﴿۵۶﴾
یہ کھولتا ہوا گرم پانی اور پیپ (ہے) اب اسکے مزے چکھیں ﴿۵۷﴾
اور اسی طرح کے اور بہت سے (عذاب ہونگے) ﴿۵۸﴾
یہ ایک فوج ہے جو تمہارے ساتھ داخل ہوگی ان کو
خوشی نہ ہو یہ دوزخ میں جانے والے ہیں ﴿۵۹﴾
کہیں گے بلکہ تم ہی کو خوشی نہ ہو۔ تم ہی تو یہ (بلا) ہمارے
سامنے لائے ہو۔ سو (یہ) بُرا ٹھکانا ہے ﴿۶۰﴾
وہ کہیں گے اے پروردگار جو اس کو ہمارے سامنے
لایا ہے اُس کو دوزخ میں دُونا عذاب دے ﴿۶۱﴾
اور کہیں گے۔ کیا سبب ہے کہ (یہاں) ہم اُن شخصوں کو
نہیں دیکھتے جن کو بُروں میں شمار کرتے تھے ﴿۶۲﴾
کیا ہم نے ان سے ٹھٹھا کیا ہے یا (ہماری) آنکھیں ان
(کی طرف) سے پھر گئی ہیں؟ ﴿۶۳﴾

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ
إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِّعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٤٤﴾
وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَ
يَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿٤٥﴾
إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾
وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٧﴾
وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ
وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٨﴾
هَٰذَا ذِكْرٌ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٩﴾
جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ﴿٥٠﴾
مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ
كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿٥١﴾
وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾
هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾
إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾
هَٰذَا وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ﴿٥٥﴾
جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾
هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾
وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾
هَٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَبًا
بِهِمْ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ﴿٥٩﴾
قَالُوا بَلْ أَنتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ أَنتُمْ
قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾
قَالُوا رَبَّنَا مَن قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ
عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦١﴾
وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا
نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ ﴿٦٢﴾
أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ
الْأَبْصَارُ ﴿٦٣﴾

اسرار و معارف

اور ہمارے بندے ایوب علیہ السّلام کا واقعہ یاد کریجیے کہ جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ بارِ الٰہا اب تو شیطان بھی مجھے ایذا اور تکلیف پہنچانے لگا ہے کہ بیماری نے اس قدر بے بس کر دیا ہے یہاں بہت عجیب و غریب قصے بیان کیے گئے ہیں جن کی تائید قرآن و سنت سے نہیں ہوتی۔ اتنی بات سب کا حاصل ہے کہ ایوب علیہ السّلام بہت خوشحال تھے کہ اللہ کی آزمائش آئی خاندان تک موت کی وادی میں اتر گیا، کاروبار ٹھپ ہو گیا ایک بیوی باقی بچی اور خود بھی بیماری سے کام کرنے کے قابل نہ رہے تو ایک روز شیطان کسی طبیب کے روپ میں ان کی اہلیہ سے مِلا اور علاج کے لیے کچھ کلمات سکھانا چاہے۔ انہوں نے آکر ایوب علیہ السلام سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ تو ابلیس تھا اور اس کی یہ جرأت کہ اب مجھ پر داؤ آزمانے چلا ہے آپ کو بہت دکھ ہوا اور خوب الحاح و زاری سے دعا کی کہ اے اللہ مجھے صحت دے کہ مَیں اس کی چالوں سے تیرے بندوں کو بچانے کا کام کروں اور بیوی سے ناراض ہو کر قسم کھائی کہ صحت ہو گئی تو تجھے سو کوڑے ماروں گا۔ ارشاد ہوا کہ زمین پر پاؤں مارو جیسے ہی مارا چشمہ پھوٹ پڑا فرمایا اس سے غسل بھی کیجیے اور یہی آپ کے پینے کے لیے بھی ہے چنانچہ آپ نے غسل فرمایا اور پانی پیا تو صحت یاب ہو گئے ہم نے ان کا خاندان پھر سے بڑھا کر انہیں عطا کر دیا اور مال و دولت بھی بلکہ پہلے سے دوچند کہ یہ ہماری رحمت و عطا تھی تا کہ دانشمندوں کے لیے باعثِ نصیحت بن جائے چونکہ ان کی اہلیہ نے ان کی بہت خدمت کی تھی اور وہ بے قصور تھیں چنانچہ ہم نے انہیں یہ حیلہ تعلیم فرمایا کہ آپ تیلیوں کا مُٹھا جس میں سو تیلیاں ہوں ہاتھ میں لے کر انہیں ایک ہی بار مار دیں کہ آپ کی قسم بھی پوری ہو جائے اور انہیں تکلیف بھی نہ ہو اور اپنی قسم نہ توڑیں۔

حیلہ اور قسم

یہاں سے علماؔ نے ثابت فرمایا ہے کہ تکمیلِ عہد وغیرہ کے لیے ایسا حیلہ کرنا کہ اس کے الفاظ کی تکمیل ہو جائے درست ہے مگر ایسا حیلہ جو احکامِ شرعی کو بے اثر کرتا ہو یا روکتا ہو جائز نہیں ہو گا۔ نیز قسم اگر غلط کام پر بھی لی تو ہو گئی اب اگر وہ نہیں کرنا چاہتا تو چھوڑ دے کہ پتہ چل گیا یہ

ٹھیک نہیں مگر قسم کا کفارہ دے گا۔

ہم نے ایوب علیہ السلام کو بہت صبر کرنے والا پایا کہ دوسرے لوگوں کے لیے مثال بن گئے اور خوب بندے تھے ہمارے کہ ہر حال میں حق بندگی ادا کرتے رہے۔ آپ ابراہیم، اسحٰق اور یعقوب علیہما السلام کو یاد کیجیے کہ انہوں نے اپنی ساری توانائیاں عملی عقلی مالی بصری اللہ کی راہ میں صرف کر دیں اور ہم نے انہیں یہ امتیاز بخشا کہ ہر کام ہی انہوں نے اپنے اصلی گھر یعنی آخرت کے گھر کے لیے کیا اور کبھی اسے بھولے نہیں یہ وہ لوگ تھے جو ہماری بارگاہ کے پسندیدہ اور منتخب تھے۔ اسی طرح اسمٰعیل علیہ السلام اور الیسع اور ذالکفل یہ کہ سب اللہ کے محبوب بندے تھے ان سب کے واقعات کا حاصل یہ ہے کہ واقعی اللہ کی اطاعت کرنے والوں کے لیے بالآخر بہترین ٹھکانہ ہے یعنی ہمیشہ اور دائم آباد رہنے والی جنت کہ جو انکی راہ دیکھ رہی ہے جہاں وہ گاؤ تکیے لگا کر بیٹھے ہوں گے اور طرح طرح کے پھل اور شاندار مشروب انہیں پیش کیے جا رہے ہوں گے نیز حد درجہ حسین باحیا اور نوعمر بیویاں ان کے پاس ہوں گی اور ارشاد ہو گا لو یہ وہ انعامات ہیں جن کا وعدہ روزِ حشر کا کیا گیا تھا اور یہ ہماری عطا ہے اب یہ کبھی کم نہ ہو گی نعمتیں بڑھیں گی کمی کا اندیشہ نہ رہے گا یہ حال تو ان لوگوں کا ہے مگر سرکشی اور نافرمانی کرنے والوں کا بھی سن لیں کہ بہت بُرا حال ہو گا ان کو دوزخ میں پھینکا جائے گا جو بہت ہی تکلیف دہ جگہ ہے اور کہا جائے گا کہ موج کرو اب کھولتا ہوا جہنم کا پانی اور دوزخیوں کے زخموں کی پیپ تمہاری غذا ہے یا اسی طرح کی دوسری اشیا۔ پھر پہلے والے پیچھے آنے والوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے لو اور دیکھو ان پر اللہ کی مار ہو یہ اور ایک لشکر گھسا آ رہا ہے وہ کہیں گے اللہ کی مار ہو تم پر کہ تم ہی آگے چلے اور ہمیں بھی اس حال کو پہنچایا کہ تباہ کر دیا یہ بہت ہی بُری جگہ ہے پھر بعد والے دعا کریں گے کہ یا اللہ جو ہماری گمراہی کا سبب بنے اور ہمیں جہنم میں لے آئے انہیں دوگنا عذاب فرما۔ پھر سب کہیں گے یار وہ مُسلمان جنہیں ہم دنیا میں بہت بُرا اور آج کی زبان میں دہشت گرد کہا کرتے تھے وہ کہیں نظر نہیں آ رہے کیا ہماری آنکھیں انہیں دیکھنے سے چکرا رہی ہیں یا پھر ہم مذاق اڑاتے رہے اور وہ اس مصیبت سے بچ گئے اور اہلِ دوزخ کے لیے دوزخ کے عذابوں کے علاوہ یہ بھی بہت بڑا عذاب ہو گا کہ مسلمانوں کے بچ جانے کا رنج اور ایک دوسرے پر الزام تراشی اور جھگڑا۔

قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ
إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾

کہہ دو کہ میں تو صرف ہدایت کرنیوالا ہوں اور خدائے یکتا
(اور) غالب کے سوا کوئی معبود نہیں ﴿۶۵﴾

65. Say (unto them, O Muhammad): I am only a warner, and there is no God save Allah the One, the Absolute:

رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾

جو آسمانوں اور زمین اور جو (مخلوق) اُن میں ہے سب کا
مالک ہے. غالب (اور) بخشنے والا ﴿۶۶﴾

66. Lord of the heavens and the earth and all that is between them, the Mighty, the Pardoning.

قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ﴿۶۷﴾

کہہ دو کہ یہ ایک بڑی (ہولناک چیز کی) خبر ہے ﴿۶۷﴾

67. Say: it is tremendous tidings.

أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿۶۸﴾

جس کو تم دھیان میں نہیں لاتے ﴿۶۸﴾

68. Whence ye turn away!

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ
إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿۶۹﴾

مجھ کو اوپر کی مجلس (والوں) کا جب وہ جھگڑتے تھے
کچھ بھی علم نہ تھا ﴿۶۹﴾

69. I had no knowledge of the Highest Chiefs when they disputed;

إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ
مُّبِينٌ ﴿۷۰﴾

میری طرف تو یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں کھلم کھلا
ہدایت کرنے والا ہوں ﴿۷۰﴾

70. It is revealed unto me only that I may be a plain warner.

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ
بَشَرًا مِّن طِينٍ ﴿۷۱﴾

جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی
سے انسان بنانے والا ہوں ﴿۷۱﴾

71. When thy Lord said unto the angels: Lo ! I am about to create a mortal out of mire,

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي
فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿۷۲﴾

جب اس کو درست کرلوں اور اس میں اپنی رُوح پھونک
دوں تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا ﴿۷۲﴾

72. And when I have fashioned him and breathed into him of My Spirit, then fall down before him prostrate.

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿۷۳﴾

تو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا ﴿۷۳﴾

73. The angels fell down prostrate every one,

إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ
الْكَافِرِينَ ﴿۷۴﴾

مگر شیطان. اکڑ بیٹھا اور کافروں میں
ہو گیا ﴿۷۴﴾

74. Saving Iblis; he was scornful and became one of the disbelievers.

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ
لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ
كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ ﴿۷۵﴾

(خدا نے) فرمایا کہ اے ابلیس جس شخص کو میں نے اپنے
ہاتھوں سے بنایا اُسکے آگے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز
نے منع کیا. کیا تو غرور میں آگیا یا اونچے درجے والوں میں تھا؟ ﴿۷۵﴾

75. He said: O Iblis! What hindereth thee from falling prostrate before that which I have created with both My hands? Art thou too proud or art thou of the high exalted?

قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ
وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴿۷۶﴾

بولا کہ میں اس سے بہتر ہوں (کہ) تو نے مجھ کو آگ سے
پیدا کیا اور اسے مٹی سے بنایا ﴿۷۶﴾

76. He said: I am better than him. Thou createdst me of fire, whilst him Thou didst create of clay.

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۷۷﴾

کہا یہاں سے نکل جا تو مردود ہے ﴿۷۷﴾

77. He said: Go forth from hence, for lo! thou art outcast,

وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿۷۸﴾

اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت (پڑتی) رہے گی ﴿۷۸﴾

78. And lo! My curse is on thee till the Day of Judgement.

قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ
يُبْعَثُونَ ﴿۷۹﴾

کہنے لگا کہ میرے پروردگار مجھے اس روز تک کہ لوگ
اٹھائے جائیں مہلت دے ﴿۷۹﴾

79. He said: My Lord! Reprieve me till the Day when they are raised.

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿۸۰﴾
إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿۸۱﴾
قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۸۲﴾
إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿۸۳﴾
قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿۸۴﴾
لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ
مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۸۵﴾
قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا
أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿۸۶﴾
إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿۸۷﴾
وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿۸۸﴾

کہا تجھ کو مہلت دی جاتی ہے ﴿۸۰﴾
اُس روز تک جس کا وقت مقرر ہے ﴿۸۱﴾
کہنے لگا کہ مجھے تیری عزت کی قسم میں اُن سب کو بہکاتا رہونگا ﴿۸۲﴾
سوا اُن کے جو تیرے خالص بندے ہیں ﴿۸۳﴾
کہا سچ (ہے) اور میں بھی سچ کہتا ہوں ﴿۸۴﴾
کہ میں تجھ سے اور جو اُن میں سے تیری پیروی کریں گے
سب سے جہنم کو بھر دوں گا ﴿۸۵﴾
(اے پیغمبر) کہہ دو کہ میں تم سے اس کا صلہ نہیں مانگتا اور
نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں ﴿۸۶﴾
یہ (قرآن) تو اہلِ عالم کے لئے نصیحت ہے ﴿۸۷﴾
اور تم کو اس کا حال ایک وقت کے بعد معلوم ہو جائیگا ﴿۸۸﴾

80. He said: Lo! thou art of those reprieved.
81. Until the Day of the time appointed.
82. He said: Then, by Thy might, I surely will beguile them every one,
83. Save Thy single-minded slaves among them.
84. He said: The Truth is, and the Truth I speak,
85. That I shall fill hell with thee and with such of them as follow thee, together.
86. Say (O Muhammad, unto mankind): I ask of you no fee for this, and I am no impostor.
87. Lo! it is naught else than a reminder for all peoples
88. And ye will come in time to know the truth thereof.

اسرار و معارف

آپ فرما دیجیے کہ میرا کام تمہیں کفر اور برائی کے انجامِ بد کی خبر دینا ہے اور یہ ثابت ہے کہ اللہ واحد کے علاوہ جو بہت زبردست ہے کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں وہی پروردگار ہے آسمانوں زمین اور جو کچھ بھی ان میں ہے سب کا اور ہر شے پر غالب ہے نیز اس کی بخشش بھی بہت وسیع ہے اور اس کا مجھے رسول مبعوث کرنا اور تمہارے لیے ہدایت کا تعلیم شریعت اور معرفتِ الٰہی کا سبب بنانا بہت ہی عظیم بات ہے مگر تم ایسے بدبخت کہ تمہیں اس کا کوئی دھیان ہی نہیں بھلا یہ تو سوچو کہ اگر یہ وحی الٰہی نہ ہوتی تو فرشتوں کی باتیں جو انہوں نے تخلیقِ آدمؑ کے بارے مَلَاِ الْاَعْلٰی میں کہیں میں تمہیں کیسے بتاتا اور مجھے کس طرح علم ہو سکتا تھا۔ یہ صرف وحی الٰہی کا کمال ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں تمہیں اعمال کے نتائج اور انجام کی خبر دے رہا ہوں یہ بھی سُن لو کہ جب اللہ نے فرشتوں سے بات کی کہ مَیں خاک سے ایک انسان پیدا کرنا چاہتا ہوں جب میں اپنی قدرت سے اسے بنا دوں اور اس میں اپنی روح پھُونک دوں تو تم سب اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا چنانچہ جب آدم علیہ السّلام بن کر زندہ ہو گئے تو سب فرشتے ان کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے مگر ایک ابلیس کہ جن تھا مگر فرشتوں میں رہتا تھا

سجدہ ریز نہ ہوا اس نے ازراہِ تکبر انکار کر دیا۔ ارشاد ہوا کہ ابلیس جب ہم نے حکم دیا تھا کہ یہ میری خاص تخلیق ہے اور اس کی عظمت کا اقرار کیا جائے اسے سجدہ کیا جائے تو تمہارے سجدہ نہ کرنے کا سبب کیا ہے کیا تو تکبر میں گرفتار ہے یا تو خود کو بڑا سمجھنے لگ گیا ہے۔ تو اس نے کہا میں اس سے بہت بہتر ہوں کہ آپ نے مجھے آگ سے پیدا فرمایا جو بہت اعلیٰ ہے بہ نسبت اس کے کہ آپ نے اسے مٹی سے بنایا ہے یہ عذر لنگ اس نے اپنے تکبر کا جواز بنایا جس پر ہمیشہ کے لیے مردود قرار پایا اور ارشاد ہوا کہ چلا جا یہاں سے تجھے رد کیا جاتا ہے اور قیامت تک تجھ پر میری پھٹکار پڑتی رہے گی۔ اس نے عرض کیا اللہ مجھے تو سزا مل گئی لیکن میری ایک درخواست ہے کہ مجھے قیامِ حشر تک مہلت دی جائے فرمایا جا تجھے مہلت بھی عطا کی مگر قیامِ حشر تک بلکہ قیامِ قیامت تک۔ دعا کبھی شیطان کی بھی سن لیتا ہے یہ خالصتاً اللہ کی مرضی مگر اس نے دعا میں حشر بپا ہونے تک وقت

ابلیس کی دعا

مانگا جس کے بعد موت نہیں مگر فرصت قیامِ قیامت تک ملی کہ موت کی تلخی سے گزر کر وہاں پہنچے گا۔

تو اس نے کہا اللہ مجھے آپ کی عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا مگر ہاں تیرے مخلص اور کھرے بندے میری چال میں نہ آئیں گے۔ سبحان اللہ شیطان تک کو ازل سے اقرار ہے کہ مخلص اور کھرے بندے میری

خلوصِ قلبی

گرفت میں نہ آئیں گے اور یہی خلوصِ قلبی ذکرِ قلبی کا حاصل ہے اگر کوئی ذکرِ قلبی سے بھی خلوص حاصل نہ کر سکا تو بہت ہی بے نصیب آدمی ہے۔ ارشاد ہوا میری ذات حق ہے اور میں حق ہی ارشاد فرماتا ہوں میں تجھ سے تیری نسل اور تیرے پیروکاروں سے دوزخ کو بھر دوں گا اور تب تم سب کو اس نافرمانی کا بدلہ مل جائے گا۔

آپ فرما دیجیے کہ میں دین کی تبلیغ کے بدلے تم سے کچھ نہیں چاہتا۔ نہ دولت نہ وقار نہ اقتدار اور میں ایسا بھی ہرگز نہیں کہ اپنی شہرت کے لیے مختلف طریقے اختیار کروں کہ تم سب میری ذات سے خوب واقف ہو۔ ہاں یہ کلام جو میں تم پر پیش کر رہا ہوں یہ تو سب کائنات کے لیے معرفتِ الٰہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اگر اب نہ سہی وقت گزرتے دیر نہیں لگتی تمہیں موت کے وقت اور پھر قیامت کے دن اس کی حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔